

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۹

نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آ کے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے۔

جلد ۴۴ | ہر ہفتہ بروز جمعہ لودیانہ سے شایع ہوتا ہے۔ ۳۱ مارچ ۱۹۱۶ء | نمبر ۱۳

گلدستہ اخبار

کلکتہ میں تین بنگالی اور نظر بند کئے گئے ہیں۔

صوبہ متحدہ کی کونسل میں ۷ اپریل کو ایک مسودہ قانون قماربازی پیش ہوگا۔ لاٹری وغیرہ بھی قماربازی میں شامل ہوگی۔

۲۲ تاریخ کے ۱۰ بجے کے قریب مسٹر چمن خاں واعظ انجیل امریکن مشن انبالہ چھاؤنی کا فرزند آرنسٹ اپنے آسمانی باپ کی گود میں جا بیٹھا۔ عمر قریب ۷ سال کی تھی لڑکا ہونہار تھا ہم کو اس کے والدین اور رشتہ داروں سے قلبی ہمدردی ہے۔

دہلی میونسپلٹی کی جانب سے ۲۲ مارچ کو حضور لارڈ ہارڈنگ کی خدمت میں الوداعی ایڈریس پیش کیا گیا۔

ھزاکسیلنسی کی جوابی تقریر پر اثر تھی۔ آپ نے فرمایا کہ موقع ملا تو پھر ہندوستان میں آؤں گا۔

ھندل وکالج مدراس کے سٹاف میں باہمی رنجش پیدا ہوگئی ہے۔ یونیورسٹی سنڈیکیٹ تحقیقاتی کمیٹی مقرر کرے گی۔

جدید وایسرائے لارڈ چیمسفورڈ ۴ اپریل کو دہلی میں تشریف فرما ہونگے۔ داخلہ پبلک ہوگا۔

شاھی پولیس تمغے جو ہندوستان میں تقسیم کے لئے ولایت سے آرہے تھے۔ وہ جہاز میلوجا میں سے جاتے رہے ہیں۔

لارڈ ہارڈنگ کی یادگار دہلی میں قائم کرنے کے لئے جو چندہ کھولا گیا ہے اس میں اب تک ستر ہزار سے زیادہ چندہ ہو چکا ہے۔

اعلیحضرت نظام حیدر آباد اپنی ریاست کی تعلیمی ترقی میں خاص دلچسپی لے رہے ہیں۔

چندپور ریلوے سٹیشن پر ایک شخص مسمی رحمان علی خودکشی کرتا ہوا گرفتار ہوا ہے۔ بچوں کی فاقہ کشی سے تنگ آگیا تھا۔ فاضل مجسٹریٹ نے رحم کھا کر صرف ایک روز قید محض کی سزا دی اور قحط فنڈ سے اُسے دس روپیہ امداد دی۔

نرائن گنج میں ایک شخص مسمی کالی کرن دت نے فرضی ڈپٹی مجسٹریٹ بنکر لوگوں سے فرضی ٹیکس وصول کرلے۔ پولیس نے آخرکار مدراس کے چپراسی کو گرفتار کرلیا۔ اب وہ جیل کی ہوا کھائیگا۔

پونا کے اخبار کیسری پر ایک ریٹائرڈ انجنیر نے ازالہ حیثیت عرفی کا مقدمہ دائر کیا ہوا ہے۔

اصفہان پر روسی سپاہ کا قبضہ ہوچکا ہے۔ باشندے ٹرکی اور جرمن مظالم سے تنگ آگئے۔ اب امن ہو گیا ہے۔

تار برقیات

لنڈن ۲۲ مارچ - ایک تار مظہر ہے کہ بقول اعلان مجریہ پیرس میوز کے مغرب میں تمام دن کی گولہ باری کے بعد جرمنوں نے منگل کو اووکوٹ اور محاذ ملان کوٹ میں کئی حملے کئے - مگر برٹش توپ خانے نے انہیں آگے بڑھنے نہ دیا -

ایضاً ایضاً - پیرس کے ایک سرکاری اعلان سے ظاہر ہے کہ میوز کی مشرق طرف علاقہ ڈاموٹ میں بھی فرانسیسی توپ خانہ نے شدید گولہ باری کی - اسی طرح اینی کے شمال اور علاقہ ارگون میں بھی غنیم کے استحکامات پر حملے کئے -

ایک برٹش کمیونیک مظہر ہے کہ ۱۹ مارچ کی رات کو دشمن نے دو سرنگیں اڑائیں - مگر کوئی نقصان نہیں ہوا - ورسیلز کے شمال مشرق میں سرنگوں کی غاروں میں گولہ باری ہوئی - مگر حالت غیر متبدل رہی - ۲۰ مارچ کو برٹش توپخانے نے ویناکوریٹ کے جنوب مغرب میں کامیاب گولہ باری کی

امریکن سفیر متعینہ برلن (جرمنی) کے بیان کے مطابق جرمن چانسلر ڈاکٹر بتھمن ہالوگ صلح کے لئے سخت مشتاق ہے - چنانچہ سفیر مذکور [illegible] کو اطلاع دیتا ہے کہ ڈاکٹر [illegible] مذکور نے اُس سے دوران گفتگو میں کہا ہے - کہ جرمنی ایسی شرائط پر صلح کر لینے کے لئے تیار ہے - کہ متخاصمین کی بعینہٖ وہی حالت ہو جائے - جو جنگ سے پیشتر تھی - انداز گفتگو سے پایا جاتا ہے کہ ڈاکٹر بتھمن ہالوگ کے دل میں صلح کا زبردست جوش موجود ہے -

پرتگال کے معزول شدہ شاہ

مینوئل نے جو جمہوری سلطنت قایم ہونے کے بعد اٹلی میں بھاگ گیا تھا - پرتگال اور جرمنی کے مابین جنگ چھڑ جانے کے باعث اپنے ذاتی جذبات اپنے ملک کی خاطر میدان جنگ میں جانے کے لئے پیش کی ہیں

مسٹر ٹوم کا ایک تار مظہر ہے - کہ جنرل وان بسنگ کارڈنل مرسیئر کے پولیٹیکل خیالات پر جو اس کے مذہبی خطوط میں درج ہیں - ایک دھمکی آمیز چٹھی میں لکھتا ہے کہ کارڈنل مرسیئر کا نتیجہ جنگ کے متعلق لوگوں کے دلوں پر ناواجب توقعات پیدا کرنا قابل معذرت ہے - اور وہ کارڈنل مذکور کو متنبہ کرتا ہے کہ اُس کی مزید پولیٹیکل سرگرمی کا سختی سے تدارک کیا جائیگا -

پیرس کی ایک مراسلت میں

لکھا ہے کہ ہمارے توپ خانے ارگون میں دشمنوں کی خندقوں کو مسمار اور گیس کے تالاب تباہ کر دیئے اور گنبدوں کی گیسوں کے دھوئیں اور بادل اٹھتے دکھائی دیئے - ادوکورٹ اور میلین کورٹ کے دائیں ہم نے سختی سے گولہ باری کی - اور مویس مرنٹ فوکس کے شمال میں دشمن کو منتشر کر دیا - دن کے وقت جرمنوں نے بھاری گولوں سے شدید آتشباری کی - اور میوز کے مغرب میں اپنے محاذ کو وسعت دینے کی کوشش میں کیں - ایک تازہ ڈویژن نے جو محاذ کے کسی دوسرے حصے سے لایا گیا تھا بیباکی سے حملہ کیا - مگر ہماری آتش فشانی نے فولادی چادر اور کلدار توپوں نے حملہ آوروں کو منتشر کر دیا - اور انہیں سخت نقصان پہونچایا -

لنڈن ۲۱ مارچ پیرس کے اخبارات بیان کرتے ہیں کہ [illegible] میں جرمن جارحانہ حملے بالکل کچل دیئے گئے -

یونانی سرحد پر جرمن ... تعاول کے باعث ایک زبردست فرانسیسی دستہ نے ڈورین کے قریب سرحدی دیہات پر قبضہ کر لیا ہے - اور انہیں بالکل صاف کر دیا ہے - متخاصمین نے توپ خانوں سے گولہ باری کی اگرچہ جرمن پسپائی کے وقت اُن کی کمک پہونچ گئی - لیکن کوئی قابل ذکر معرکہ نہیں ہوا - فرانسیسی نقصان کی تعداد صرف بارہ تک ہی محدود رہی - اتحادی اور جرمن افواج اب ایک دوسرے کے مقابل صف آرا ہیں - اور معرکہ کارزار گرم ہونے کی توقع ہے -

لنڈن ۲۱ مارچ - روسی جنرل اوورت نے محاذ گلیشیا میں دشمن کو سخت نقصان پہونچایا - چنانچہ اس نے محاذ کے مشرق میں ایک اہم مورچہ پر قبضہ کر لیا - یہ مقام ادینز کا سے تین میل جانب شمال مغرب میں واقعہ ہے -

ڈونسک کے مغرب میں روسیوں نے غنیم کی ایک خندق پر قبضہ کر لیا - اور اُس کے بہت سے سپاہی بھی قید کر لئے -

پوسٹاوی کے شمال مغرب اور جھیل ناروچ (علاقہ) میں بھی شدید معرکے ہو رہے ہیں - اور روسی سپاہ غالب ہے -



ایڈیٹوریل نوٹس

بشارتی کام کیلئے دعائیہ سرکلر

ہندوستان کی پرسبٹیرین چرچ کی طرف سے انجیلی بشارت کے کام کے متعلق دعا کا سرکلر جاری ہے۔ جو مارچ اپریل اور مئی ۱۹۱۶ء کے لئے ہے۔ یہ سارا کام اور تین ماہ کی میعاد صرف اس اہم کام کے لئے تیاری کے واسطے مقرر ہے اور التجا کی جاتی ہے کہ شکرگزاری۔ توبہ اور انکساری اور دیگر خاص برکات کے لئے دعا اور التجا کی جاوے۔ خدا سے دعا ہے کہ اس تحریک پر اس کی برکت نازل ہو۔ وہو ہذا

ماہ مارچ۔ اپریل اور مئی ۱۹۱۶ء کے لئے خلوتی و خانگی دعا کے خاص مضامین۔

نت دعا مانگو "اگر تم مجھ میں قائم رہو۔ اور میری باتیں تم میں قائم رہیں تو جو چاہو مانگو وہ تمہارے لئے ہو جائیگا" (یوحنا ۱۵: ۷)

"اسی طرح روح بھی ہماری کمزوری میں مدد کرتا ہے۔ کیونکہ جس طور سے ہم کو دعا مانگنی چاہئے وہ نہیں آتی۔ مگر روح خود ایسی آہیں بھر بھر کے ہماری شفاعت کرتا ہے جن کا بیان نہیں ہو سکتا۔" (رومیوں ۸: ۲۶)

اول۔ شکرگزاری (۱) شکرگزاری خدا کے بے شمار خزانوں کے لئے مسیح کی بے قیاس دولت کے لئے۔ شکرگزاری اس لئے کہ یہ سب ہم کو مل سکتا ہے۔ اگر ہم اپنے آپ کو پورے پورے طور پر سپرد کردیں۔ اور سچے دل سے اس کی پیروی کریں۔

(۲) شکرگزاری مسیح کی خالص انجیل کی قدرت کے واسطے خاص کر جس طرح سے وہ اس گزرے سال میں ظاہر ہوئی۔

(۳) شکرگزاری جاپان۔ کوریا اور چین اور جنوبی ہندوستان میں انجیلی بشارت کی کوششوں کے لئے اور ان عجیب نتائج کے لئے جو پیدا ہوئے

(۴) مسٹر ایڈی اور مسٹر فورمین کی ان میٹنگوں کے لئے شکریہ جو لاہور میں ہوئیں اور اس اثر کے لئے جو مسیحی و غیر مسیحی لوگوں کے دلوں پر ہوا

(۵) شکرگزاری دنیا بھر میں مسیحی کلیسائی بیداری اور روحانی تازگی کے لئے۔ قریباً ہر ایک ملک سے خدا کی روح کے بڑے کاموں کی خبر آئی ہے۔

(۶) شکرگزاری اس رویا کے لئے جو خدا نے بخشی ہے کہ ہندوستان کی مسیحی کلیسیا میں ایک بھاری بیداری ہو سکتی ہے اور ہونیوالی ہے۔ اور بشارتی کام میں اس بڑے اہتمام کے لئے جس کی ذمہ داری کلیسیا اٹھانے لگی ہو

دوم۔ توبہ اور انکساری (۱) ہماری زندگیوں کی گنہگاری اور کمزوری کے لئے جو ہمارے بڑے اور خودغرضی کے کاموں سے ظاہر ہوتی ہے نیز اسباب سے کہ بہت سارے نیکی کے کاموں کو ہم نے نہیں کیا۔

(۲) اس بے علمی اور اندھے پن کے لئے جس کے سبب سے ہم خدا کے ان ارادوں کو نہیں سمجھ سکے۔ جو اس کے دل میں ہندوستان کی نجات کی نسبت ہیں۔ اور اس کم اعتقادی کے لئے جس کی وجہ سے خدا سے طاقت پاکر ہم تمام روکنے والی چیزوں پر غالب نہیں آسکے۔

(۳) افسوس کہ ہم نے مسیح کے ساتھ محبت کی کمی دکھائی اور اس کے اس دعوے سے کہ اس کا ہماری زندگیوں پر پورا پورا حق ہے۔ بے پرواہی برتی۔

(۴) افسوس کہ ہم نے اپنے ہم جنسوں سے پورے طور پر محبت نہ کی۔ اور اس ذمہ داری کو بھی پورے طور سے محسوس نہ کیا۔ کہ ہزارہا لوگوں کو جو ہمارے اردگرد نجات سے محروم ہیں نجات دلانے کا ہم پر فرض تھا۔ اور اس پر پشیمانی کہ باوجود اس کے کہ ہم کو کئی موقعے ملے کہ ہم خوشخبری دوسروں تک پہنچائیں۔ مگر ہم نے فائدہ نہ اٹھایا۔

(۵) اس لئے افسوس کہ عیسائی خدمت کا خاطرخواہ نتیجہ نہ ملا۔ اور ان کمزور اور ادھوری کوششوں کے لئے افسوس جو ہم نے مسیح اور اس کی کلیسیا کی خدمت میں کیں

(۶) افسوس کہ ہم نے بے ادبی اور رسمی طور سے انجیل کا مطالعہ کیا۔ اور اس لئے افسوس کہ ہم مسیح سے پیوستہ نہ رہے اور اس کی طاقت اور برکت سے فائدہ نہ اٹھایا۔

سوم۔ دعا اور التجا (۱) کہ خدا ہمیں پاک وصاف کرے اور

اپنی پاک روح سے ہم کو از سرِ نو بپتسمہ دے تاکہ ہم آئندہ بے پرواہ نہ ہوں۔ بلکہ روحانی زندگی اور برکت سے بھرپور ہوں

(۲) کہ خدا کی روح ہم کو دعا مانگنا سکھائے کہ ہمارے اوپر ایک ایک کرکے اور کلیسیائی صورت میں ایمان سے بھرپور اور غالب آنیوالی دعا کی روح نازل ہو۔ اور ہم اپنی دعائیہ زندگی میں مسیح کے زیادہ زیادہ سچے پیرو بنجاویں۔

(۳) کہ لگاتار ہمارا خیال روحانی چیزوں پر لگے نہ کہ جسمانی اور مادی چیزوں پر اور انہیں پر ہم زیادہ زور دیں۔ یہ کہ خدا پر ہمارا زیادہ اور سچا ایمان ہو۔ اور نیز اس بات پر کہ وہ اپنے نیک ارادوں کے پورا کرنے میں ہمیں استعمال کر سکتا ہے۔

(۴) کہ ہماری روحانی زندگیاں اور ہماری کلیسیا کی روحانی زندگی آنے والی بشارتی کوشش کی تیاری میں مضبوط اور بااثر ہو۔

(۵) کہ ہم کو گواہی دینے کے لئے نئی مخصوصیت حاصل ہو۔ کہ مسیح کی طرح ہم تباہ ہوتے ہوؤں کی طرف زیادہ خیال رکھیں اور یہ کہ ہم سے ہر ایک کلیسیا اپنے پڑوسیوں کو مسیح تک لانے میں اپنے فرض کو پورے طور پر ادا کرے

(۶) کہ ہندوستان میں مسیح کی کلیسیا خدا کے کلام کے مطالعہ اور شہادت کے وسیلے سے آئیندہ سال کی عالیشان بشارتی کوشش کے لئے تیار ہو جائے۔

زمین کی عمر کا سائنٹیفک اندازہ

ہمارے ہمعصر آریہ گزٹ لاہور نے ایک نوٹ بعنوان "زمین کی عمر کے متعلق زمانہ حال کے سب بڑے سائینسدان کی رائے" ہمیں مسیحیوں کو مطعون کیا ہے۔ مگر شاید ہمارے ہمعصر کو یہ معلوم نہیں کہ بائبل میں اس امر کے متعلق کوئی خاص ذکر نہیں ہے۔ کیونکہ بائبل کوئی سائنٹیفک تعلیم کی کتاب نہیں ہے۔ بلکہ نجات کے الہی طریق کی کتاب ہے۔ اور شروع سے آخر تک گناہ اور اس سے نجات پانے کے طریقے کی مفصل تاریخ ہے۔ مگر جہاں جہاں موقعہ آیا وہاں سائنٹیفک باتوں کی طرف حسب ضرورت صرف اشارہ ہی دے دیا گیا ہے۔ اور سارا معاملہ سائنس کی آنے والی کوششوں اور دریافتوں پر چھوڑ دیا گیا ہے۔ جو انسانی کام ہے۔ چنانچہ اسی کے مطابق سائنس نے بہت سی باتیں دریافت کیں۔ اور بہت سی تحقیقاتیں معرض ظہور میں آئیں اور ان کے ذریعہ بائبل کے اشارات کی تصدیق ہو گئی ہے۔ زمین کی عمر کی بابت بائبل میں کہیں نہیں لکھا کہ کتنے برس اس کی بناوٹ کو ہو گئے ہیں۔ ہاں البتہ اتنا تو مرقوم ہے کہ "اے خداوند تو نے ابتدا میں زمین کی نیو ڈالی" (عبرانی ۱: ۱۰) اور کہ "ابتدا میں خدا نے آسمان کو اور زمین کو پیدا کیا (پیدائش ۱: ۱) اب لفظ ابتدا میں سب کچھ شامل ہے۔ "ابتدا" کا تعین لگانے میں سائنسدان صرف کئی کروڑ برس تک ہی پہونچے ہیں۔ اور بقول آریہ گزٹ لاہور مورخہ ۱۱ جیت صفحہ ۲ پہلے نوٹ کے مطابق وید اور شاستر۔ دنیا کے قایم رہنے کا کا زمانہ ۴ ارب ۳۲ کروڑ ہوتا ہے۔" اور نوٹ کے آخر میں آپ فرماتے ہیں کہ "لیکن اگر وہ (لارڈ کیلون) ٹھیک اور درست اندازہ لگاتے تو وہ ضرور اس بات سے متفق ہوتے کہ زمین کی عمر واقعی ایک ارب ۹۴ کروڑ ۸ لاکھ ۵۳ ہزار ۱۶ برس کی ہے"

اب ہم پوچھتے ہیں کہ کیا لفظ "ابتدا" ان اعداد سے کم معنی رکھتا ہے؟ کیا آپ کا فرمانا کہ "عیسائی حضرات اب تک اپنے چند ہزاروں کو ہی رٹے جاتے ہیں"۔ اس لفظ "ابتدا" کے سامنے کچھ حقیقت رکھتا ہے؟ کیا سائنس دانوں کا یہ تاریخی اندازہ کہ "بقول آریہ گزٹ لارڈ کیلون نے اندازہ لگایا ہے کہ زمین کی عمر کم از کم کئی کروڑ برس کی ہے"۔ اس لفظ "ابتدا" کے سامنے صحیح اور درست ہے؟ ہماری دانست میں ہمارے معزز ہمعصر کے لئے اتنا ہی اشارہ کافی ہوگا۔"

مشغولیت کا مہینا

اپریل کا مہینا امریکن مشن لودیانہ کے لئے خصوصیت کے ساتھ مشغولیت کا مہینا ہے اس ماہ کے شروع بلکہ مارچ کے آخری ایام سے لودیانہ اور سہرنپور کے علاقوں کے منادوں اور معلموں کا سمر سکول عنقریب ۲۰ یوم کے لئے شروع ہو گیا ہے۔ جس میں اُن کو بائبل کی اور اس کے متعلق دیگر تعلیمات دیجاویں گی۔ پھر ۵ اپریل سے لودیانہ پرسبٹری کا جلسہ لودیانہ ہی میں ہوگا۔ ۱۱ و ۱۲ تاریخ کو سنڈے سکول کنونشن بھی لودیانہ ہی میں فراہم ہوگی۔ اور ۱۹ اپریل سے سہارنپور میں کنونشن کے اجلاس معرض انعقاد میں آوینگے۔ یہ ساری کوششیں اور جانکاہیاں صرف اُس خداوند کے جلال اور مسیحی روحانی بہبودی اور ترقی کے لئے کی جاویں گی۔ جس کے لئے ہم خدا سے دعا کرتے ہیں کہ ان جلسوں میں اُس کی خاص حضوری اور برکات کی بیش بہا بارش کثرت کے ساتھ ہو۔ کاشکہ! کلیسیا میں روحانی یگانگت اور خدمت کا جوش باہمی بھلائی اور خیراندیشی کی کوشش اور خود انکاری۔ اور

نفس کشی پیدا ہو۔

اسلام میں عورت کا درجہ

ہمعصر آریہ گزٹ مورخہ ۱۰ جنوری کے اخبار میں ایک نوٹ بعنوان "اسلام میں عورت کا درجہ" ہمیں خفیف سی ضرب اسلام پر لگاتے کے یوں رقمطراز ہے کہ۔۔۔۔ چنانچہ الفضل میں جو پونڈ میں لندن میں قادیانی پرچار کی شایع ہوتی ہیں۔ اُن میں یہی ظاہر کیا جاتا ہے۔ کہ اسلام میں مرد اور عورت ایک طرح سے ہی مانے جاتے ہیں۔ ان میں کوئی فرق نہیں۔ عورتوں کے ساتھ کوئی کمی نہیں وغیرہ وغیرہ۔۔۔ لیکن اس الفضل کا اگلا پرچہ ذرا ملاحظہ ہو۔ جو ۲۴ مارچ کو شایع کیا گیا ہے۔ اس میں مرزا غلام احمد قادیانی کے فرزند ارجمند جو آجکل خلیفۃ المسیح ثانی بنے ہوئے ہیں۔ کا ایک مضمون شایع ہوا ہے جس میں آپ نے چار چار اور نو نو بیویاں کرنے کی تائید کی ہے۔ لیکن اس کے اندر ایک ایسی سچائی بھی ظاہر کردی ہے۔ جو اسلام کی اصلی تصویر کو دکھلاتی ہے۔ چنانچہ یہ ثابت کرتے ہوئے کہ نبی کریم کی نو بیویاں کرنے میں کیا حکمت تھی۔ آپ یہی حکمت بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ چار عورتوں کی گواہی دو مردوں کے برابر ہوتی ہے۔ پھر لکھا ہے کہ چار مردوں کی گواہی کی ضرورت ہے۔ کہئے کیا یہ بات مساوات کو ظاہر کرتی ہے۔ کیا مرد اور عورت کو ایک درجہ پر دکھاتی ہے یا کچھ اور۔ ہم اپنی طرف سے کچھ نہیں کہتے۔ صرف الفضل کے ہی خلیفۃ المسیح ثانی کے الفاظ میں ہی دکھلا دیا گیا ہے۔ کہ اسلام عورت اور مرد کو ایک طرح نہیں سمجھتا۔"

دو مضامین

ہمارے پاس کچھ عرصہ سے دو مضامین دو صاحبان کی جانب سے آئے ہوئے ہیں۔ ایک تو "فن تعزیر" ہے جس کے لائق مضمون نگار کے اسم گرامی اور جائے رہائش وغیرہ کا کچھ پتہ نہیں ہے اُمید ہے کہ مضمون نگار صاحب جلد اپنا نام اور پتہ ایڈیٹر کو لکھکر باعث تشکر و امتنان کا بنیں گے اگر وہ مضمون کے نیچے اپنا نام درج کرانا نہیں چاہتے تو بھی لکھ دیں۔ جیسا اُن کی مرضی ہمیں منظور ہے۔ مگر نام و پتہ کا ہمارے دفتر میں موجود رہنا ضروری ہے۔ دوسرا مضمون ایک دلچسپ قصہ "اُسیس کا سینٹ فرانسس" ابھی ہے یہ منظرف نشی منتا لعل عزیز ہے۔ گو چونکہ ابھی مکمل ہمارے پاس نہیں پہونچا ہے۔ لہذا درج ہونا فی الحال اسکا ملتوی ہوگا۔ اگر مسٹر عزیز صاحب اس کو جلد مکمل کرکے ہمارے پاس بھیج دیں تو ہم ایک دو ہفتہ بعد اس کو ضرور شایع کرنا شروع کردینگے قصہ بہت دلچسپ اور نصیحت اور عبرت آموز ہے۔ احمد شاہ کا عہدہ فیصلہ قریب الاختتام ہے۔ اس کے بعد ان دونوں مضامین میں سے ایک شروع کیا جاوے گا۔

آرمی وائی ایم سی اے آف انڈیا

جو کچھ آجکل میدان جنگ یورپ میں ہندوستان کی وائی ایم سی اے ہتھیلی پر جان رکھکر کر رہی ہے۔ وہ نہایت قابل تعریف اور اس جماعت کی اس خدمت کا سب سے اعلیٰ نمونہ ہے جو وہ اپنے خدا اور ملک کے لئے جان توڑ کر کر رہی ہے اس کی ایک مختصر سی رپورٹ ہمارے پاس موصول ہوئی ہے جس کا ہم اگر خدا کی مرضی ہوئی تو اگلے پرچے میں ضرور ذکر کرینگے۔ اس جماعت کے سکرٹری صاحب سے جو ہندوستان میں ہیں التماس ہے کہ وہ مفصل کارروائی آرمی وائی ایم سی اے کی ہمارے پاس بھیج دیں ہم ایک دو کالم ہر ہفتہ ان کے لئے وقف کردینگے یا اپنے نوٹوں میں اُن کا ذکر اوکار ضرور جاری رکھیں گے۔

ویسرائے ہند کو نائٹ آف گارٹر کا اعزاز

حضور ویسرائے ہند لارڈ چیمسفورڈ صاحب بہادر بالقابہ کا آخری اجلاس جو ان دنوں میں دہلی میں ہوا خصوصیت کے ساتھ دلچسپ ہے اُن دلچسپیوں میں سے ایک یہ ہے کہ حضور ویسرائے کو شہنشاہ معظم کی جانب سے "نائٹ آف دی گارٹر" کا اعزاز عطا ہوا ہے سر ولیم کلارک وائس پریزیڈنٹ کونسل نے عین اجلاس میں تقریر کرتے ہوئے یہ خوشخبری سنائی۔ اور کہا کہ ہندوستان کے لئے یہ امر نہایت اطمینان بخش ہے۔ کہ ہز مجسٹی نے ایسے وقت میں شفقت کی کہ جبکہ ہز اکسیلینسی آخری مرتبہ صدارت کونسل کو رونق دے رہے ہیں۔ اور آپ کے ہندوستان سے رخصت ہونے کی شام ہے۔ ویسرائے نے کونسل کا شکریہ ادا کیا۔

ولیعہد ٹرکی کے قتل کے مزید حالات

قبل ازیں ہم ولیعہد ٹرکی کے قتل ہونے کی خبر دے چکے ہیں۔ اس وقت اس کے متعلق مفصل حالات ہدیہ ناظرین کرتے ہیں۔ اور یہ وہ بیان ہے جو اخبار ڈیلی ٹیلیگراف میں حال ہی میں شائع ہوئے ہیں۔ ٹرکی کے سرکاری اعلان سے جو یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ ولیعہد ٹرکی کی موت کا باعث خودکشی ہے اس سے کسی شخص کو بھی حیرت نہیں ہوئی لیکن اعلان کی اشاعت سے بہت ہی عرصہ پیشتر پبلک کو معلوم ہو چکا تھا کہ شہزادہ قتل کیا گیا ہے۔ اس واقعہ کے تفصیلی حالات واقعہ کے بعد ہی پبلک پر آشکارہ ہو چکے تھے۔ یہ قتل صبح ۹ بجے زنجیر کوچہ میں ہوا تھا۔ جو مقتول کا دیہاتی مسکن تھا۔ مقتول کی لاش اس راستہ کے فرش پر پائی گئی جو محل سرا سے غسلخانہ کو جاتا ہے۔ لاش خون میں تربتر تھی۔

مقتول کے بائیں بازو کی رگیں کھلی ہوئی تھیں۔ جیسے کہ فصد لینے کے وقت کھول جاتی ہیں۔ اس کے جسم پر کئی سیاہ داغ تھے۔ جیسے لڑائی میں سخت ضربات لگنے سے پیدا ہو جاتے ہیں۔ اور یہ ضربات رگوں میں نشتر لگانے سے پیشتر لگائی گئی تھیں۔ مقتول کے منہ میں سفید کپڑے کا ٹھونسا بھی تھا۔ تاکہ وہ چیخیں نہ مار سکے مقتول کی جو مخالف قاتلوں کا کیا اور لڑائی میں جو اس نے چیخیں ماری تھیں وہ محل کی مستورات اور خانگی ملازموں نے سن لی تھیں۔ اس سے وہ خوف زدہ ہو کر موقعہ قتل کی طرف بھاگے۔ اس وجہ سے قاتلوں کو جاگ جانے سے پیشتر قتل کی علامات کے مٹانیکا موقعہ مل سکا تھا۔

قتل کے بعد ہی راہ گیروں نے دیکھا کہ مقتول کی محل کی عورتوں اور خانگی ملازموں کو محل سے نکال کر حراست میں لے گئے تھے۔ مقتول شہزادہ کا انور پاشا کے ساتھ سخت نفاق تھا۔ اور اس قتل سے ایک سال پیشتر سے چلا آتا تھا۔ مقتول نے انور پاشا کے پاس ایک شخص کے ہاتھ ایک سفارشی خط بھیجا تھا۔ اور جس شخص کی سفارش کی تھی وہ بھی پیامبر کے ہمراہ تھا۔ یہ خط انور پاشا نے ان دونوں کے سامنے ہی پھاڑ کر ردی کی ٹوکری میں پھینک دیا تھا۔ پس اسباب اور دیگر امور سے مقتول اور انور پاشا میں نفاق پیدا ہو گیا تھا۔

قتل سے کچھ عرصہ پیشتر ہی ٹرکی کی مجلس وزرا کے اجلاس میں مقتول نے نوجوان ترکوں پر یہ الزام لگایا تھا کہ ٹرکی جس قابل رحم حالت کو پہنچ چکا ہے۔ اس کے ذمہ وار نوجوان ترک ہی ہیں۔ مقتول نے ساتھ ہی یہ رائے دی تھی کہ سلطنت کو تباہی سے بچانے کے لئے ٹرکی کو اپنے طور پر اتحادیوں کے ساتھ علیحدہ طور پر صلح کر لینا چاہئے۔ اس اجلاس کے بعد ہی یہ ارادہ کر لیا گیا تھا کہ شہزادہ کو قتل کر دیا جائے۔ یہ ہے شہزادہ عزالدین کی قتل کی خاص وجہ۔

قتل سے تین دن پیشتر مقتول نے انجمن اتحاد و ترقی کے ایک ممتاز رکن سے گفتگو کرتے ہوئے کہا تھا کہ خبردار ہو جاؤ۔ وہ وقت نزدیک آ رہا ہے جبکہ ٹرکی قوم اپنی مصائب اور فاقہ کشی کی بدولت جس کا تم سبب ہو اٹھیگی اور تم سب کو پھانسی دیگی اور پھانسی پانے والوں میں میں بھی شامل کیا جاؤں گا!!

سلف گورنمنٹ اور دیگر مراعات۔

حضور وائسرائے ہند نے یہ بھی فرمایا کہ میں ایک لمحہ کے لئے بھی سلف گورنمنٹ کی خواہش کی تردید کرنا نہیں چاہتا کیونکہ یہ تمنا اور خواہش بالکل جائز ہے۔ اور تمام اعتدال پسند اس کی تائید میں ہیں۔ لیکن ہندوستان کی موجودہ حالت میں محض آئینی ہی کی ضرورت نہیں ہے۔ بلکہ عملی پالیٹکس درکار ہے۔ میں نے اس کے متعلق جائز تجاویز پیش کر دی ہیں۔ کہ جنگ کے بعد ہندوستان کے ساتھ کیا کیا مراعات کیجائیں لیکن سر ایس پی۔ سنہا کے قول کے مطابق یہ مراعات ہندوستان کی وفاداری کا مسئلہ نہیں ہے۔ کیونکہ یہ وفاداری اصول ثابت ہے۔ اس کا بدل نہیں ہو سکتا۔ پس جو کچھ تبدیلیاں ہونگی وہ اسی نقطۂ خیال سے ہونگی کہ ہمارے سپاہیوں نے قابل تعریف شجاعت اور باشندگان ہند کا طرز عمل دکھایا ہے اور تمدنی اور اخلاقی نشوونما سے وہ ان کے سزاوار بھی ہیں۔ میرے خیال میں ہندوستانی افسروں اور سپاہیوں کی حیثیت اور درجہ کی ترقی سب سے پہلا سوال ہے۔ جس پر غور ہونا چاہئے کیونکہ انہوں نے خطرات برداشت کئے ہندوستان کی عزت کو قائم رکھا۔ جو لوگ معذور الخدمت ہو گئے ہیں ان کے گذارے کا خاص انتظام ہونا چاہئے نیز ہندوستانی سپاہیوں کی تعلیم کا۔

یہ مراعات اور تجاویز ایک خیر اندیش نیک طینت اور ہندوستان کے دل دوست وائسرائے کے قلب سے نکلے ہوئے ہیں۔ ملازموں اور نیز تمام حاکم اور فرمانرواؤں۔ ایسے ہی حکمران کی ہندوستان کو ضرورت ہے۔ آپ کی جدائی سے ہم کو بڑا قلق ہے مگر ساتھ ہی اسکے توقع ہے کہ ہمارے نئے وائسرائے



مُراسَلات

احمد شاہ کا عہد فیصلہ

سولھواں باب

مشکل سوال

ایک روز پادری امیر علی اپنے مطالعہ کے کمرے میں بیٹھا ایک نہایت سنجیدہ سوال پر غور و فکر کر رہا تھا۔ اس سے دو روز پیشتر ملکہ اپنی چچی کے گھر سے نہایت شاد و خنداں آئی اور کہنے لگی۔ "ابا جان! چچی کہتی ہیں کہ وہ بھی مسیحی ہونگی اور احمد شاہ کے ساتھ ہی بپتسمہ لیں گی۔ دیکھئے خدا نے ہماری دعاؤں کا کیسا جواب دیا ہے۔"

امیر علی اپنی بیٹی کی خوشی میں شریک ہونے کو بالکل تیار تھا اور جو خبر اس نے سُنی اُن کی امید سے کہیں بڑھکر تھی لیکن بحیثیت پاسبان اُسے اپنے فرائض منصبی کا بھی خیال تھا۔ اور اس لئے اُس کی نظر میں یہ امر طے شدہ نہ تھا۔ جبتک کہ وہ خود اپنی بھاوج سے ملکر اور اُس سے گفتگو کر کے دریافت نہ کرے کہ وہ فی الحقیقت ایسے اہم امر کے لئے تیار ہے یا نہیں۔ چنانچہ ملاقات کا وقت مقرر کر کے اس سے ایک روز پیشتر وہ اپنی بیٹی کے ساتھ بیگم صاحبہ کے گھر گیا تھا اور احمد شاہ بھی وہاں موجود تھا۔

فہمیدہ بیگم نے جو سوالات کے جواب دیئے اُن سے صاف عیاں تھا کہ اس نے انجیل کو خوب غور سے پڑھا ہے۔ وہ طبعی طور پر ذہین تھی۔ اور جو کچھ اس نے پڑھا تھا اُسے خوب یاد تھا لیکن جب اُس کے ذاتی تجربہ کا حال دریافت کیا گیا یعنی غور کرنے کی کوشش کی گئی کہ وہ خداوند یسوع مسیح کو کس قدر پیار کرتی ہے۔ اور اس پر کیسا ایمان رکھتی ہے۔ تو حالت بالکل دگرگوں تھی۔ اور امیر علی کو یہ اندیشہ ہوا کہ اگرچہ میری بھاوج مسیحی ہونے کے فائدوں کے خیال سے دینی تبدیلی کے لئے تیار ہے۔ تو بھی اسے دلی تبدیلی کا کچھ تجربہ نہیں حالانکہ مسیح کی سچی شاگردی کی شرط یہی ہے۔ اُس کے لئے نہایت مشکل تھا۔ کہ اپنی آرزو کے بر آنے کی راہ میں خود ہی رکاوٹ کا باعث ہو لیکن ساتھ ہی وہ جانتا تھا۔ کہ اگر فہمیدہ بیگم محض نام کی مسیحی ہو جائے تو نتیجہ اچھا نہیں ہوگا۔ اگر وہ مسیح کو اپنا شخصی دوست و نجات دہندہ قبول نہ کرے۔ تو اُس کے شاگردوں کے لائق زندگی بسر کرنے کی قوت کہاں سے پائے گی جو اپنے لوگوں کو اُن کے گناہوں سے بچانے کو آیا۔ مسیح میں ہو کر تو وہ نئی مخلوق ہو سکتی تھی۔ لیکن اس سے عہد محض ایک نیا نام اختیار کرنا تھا۔

پس امیر علی اپنے مطالعہ کے کمرہ میں تنہا بیٹھا اسی معاملہ پر سوچ رہا تھا۔ وہ دیکھتا تھا کہ قدیم کلیسیا کے ایام میں جو کوئی بپتسمہ لینا چاہتا تھا اُسے دیا جاتا تھا۔ اور کبھی انکار نہیں کیا گیا تھا۔ لیکن وہ اُسے مسیح کا نام دینے سے ڈرتا تھا جس نے فی الحقیقت اُس کو قبول نہیں کیا تھا۔ احمد شاہ اور فیروز خاں کے بارے میں کوئی شک و شبہ باقی نہ تھا۔ وہ خوب جانتا تھا کہ ان دونوں نے خداوند یسوع مسیح کو اپنا نجات دہندہ اور مالک و خداوند مان لیا ہے۔ وہ اُس کی اطاعت کے اظہار کے لئے اُس کے مبارک نام سے نامزد ہونا چاہتے ہیں۔

وہ اپنے شکوک کو بلا تامل کسی دوسرے پر ظاہر کر سکتا تھا لیکن یہ نہیں چاہتا تھا کہ بیٹے سے اُس کی والدہ کے بارے میں یا بھتیجی سے اُس کی چچی کے متعلق اس مضمون پر گفتگو کرے۔

وہ بہت دیر تک نہایت سرگرمی کیساتھ دعا میں مشغول رہا تاکہ اس معاملہ میں الٰہی ہدایت حاصل کرے۔ رفتہ رفتہ یہ بوجھ ہلکا معلوم ہونے لگا۔ کیونکہ اب وہ اکیلا اُٹھانے والا نہ تھا۔ پھر یہ مشکل حل یوں ہوئی کہ اُس نے احمد شاہ کو ایک مہینے تک اور ٹھہرنے کی ترغیب دی اور ایک مشنری خاتون سے درخواست کہ اس عرصہ میں جاکر فہمیدہ بیگم کو تعلیم دیوے تاکہ وہ بپتسمہ کی سنجیدہ و مبارک رسم کے لئے بخوبی تیار ہو جائے۔

جب احمد شاہ نے یہ سنا تو بہت مایوس ہوا لیکن اُس نے اپنے چچا کی تدبیر میں اُس کی دانائی اور دور بینی کو دیکھا اور اپنی ماں کی خاطر اپنی آرزو سے باز رہا۔

فیروز خاں کے لئے ایسی آسانی نہ تھی جو خط اُس نے اپنی والدہ کو لکھا تھا اُس کا کچھ جواب نہ آیا اور یہ خیال کر کے کہ شاید خط گم ہو گیا ہو اُس نے جوابی تار بھیجا اور پوچھا کہ خط پہونچا ہے یا نہیں۔ اس کا جواب فقط یہی آیا کہ ہاں خط مل گیا ہے۔ اور اس کے بعد پھر وہی خاموشی و فراموشی کا سا عالم رہا۔

اس نے نہایت آزردگی سے کہا "وہ میرے ساتھ ایسا سلوک کر رہے ہیں کہ گویا میں مر گیا ہوں۔ اور یہ بدترین حالت ہے۔ کاشکہ وہ مجھ سے خفا ہوتے اور مجھے اپنی دلایل بیان کرنے کا موقعہ ملتا اور شاید میں اُن کو شستہ دلایل

کر سکتا۔ لیکن اب تو میرے لئے بھی خاموشی ہی بہتر ہے“۔

امیر علی نے یہ صلاح دی کہ بپتسمہ پانے تک انتظار کرے۔ اور بپتسمہ کے بعد جا کر رشتہ داروں سے ملے۔ اُس نے اپنے دوست کے ساتھ بپتسمہ پانے کا پختہ ارادہ کر لیا تھا۔ لیکن چند اسباب کی وجہ سے وہ التوا کو ناپسند کرتا تھا۔

اس اثنا میں شاہنشاہ حسین کہاں تھا اور اُس کی ماں اور بھائی کے فیصلہ سے اس پر کیا تاثیر ہوئی؟ اُسے سخت مشکل تب پیش آئی جب اُس نے ایک روز ایک انگریز خاتون کو اپنے گھر میں ماں کو تعلیم دیتی دیکھا۔ اُسی روز شام کے وقت وہ اپنے بھائی پاس گیا اور اُس سے بیان کیا کہ والدہ صاحبہ مسیحی دین کی تعلیم پا رہی ہیں۔ احمد شاہ خوش تھا کہ اُسے اپنے بھائی سے وہ بات بیان کرنے کا موقعہ ملا جسے وہ اُس سے چھپانا نہیں چاہتا تھا۔ چنانچہ اُس نے کہا کہ میں نے خود مسیحی ہو جانے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ اور مجھے اُمید ہے کہ والدہ صاحبہ بھی میرے ساتھ مسیحی ہو جائیں گی۔

اب موقعہ تھا کہ شاہنشاہ حسین اپنے خاندان میں سب سے زیادہ پارسا اور دیندار بن کر دکھائے۔ اب تک تو سب اُسی کو بُرا کہا کرتے تھے لیکن اب اُسے بھی موقعہ مل گیا۔ اُس نے کہا کہ میں تو اپنے خاندان کے کسی شخص کے اسلام سے برگشتہ ہو کر مسیحی ہونے کا ذکر سننے سے سخت بیزار ہوں پھر اُس نے اپنے بھائی کو باپ کا حکم یاد دلا کر کہا کہ میں تو اس ذلیل مذہب والوں کے ساتھ ہرگز نہ رہوں گا۔ لیکن حقیقت یہ تھی کہ شاہنشاہ حسین کو بڑے بھائی اور والدہ کے اختیار سے آزاد ہونے کا ایک بہانہ مل گیا تھا۔ اس سے وہ بہت خوش تھا۔ وہ بیٹے باپ کی جائیداد سے اپنا حصہ لے کر آرام و آسائش کے ساتھ زندگی بسر کر سکتا تھا۔ اور تعلیم پانے یا کوئی کاروبار کرنے کی کچھ ضرورت نہ تھی۔ اُس کی بھائی اور ماں دونوں جانتے تھے کہ وہ اچھی روش اختیار نہیں کرے گا۔ لیکن وہ اُس حد تک پہنچ چکا تھا کہ اب بازگشت اور اصلاح محال تھی۔

چند روز کے بعد وہ اپنی چیزیں چھوڑ کر وہاں سے چل دیا۔ اور کہنے لگا کہ اب میں ماں کے گھر میں تو رہ نہیں سکتا اس لئے اپنے پُرانے شہر میں جا کر کسی رشتہ دار کے ساتھ رہونگا۔

فہمیدہ بیگم اپنے لاڈلے بیٹے کی جُدائی پر بہت روتی تھی۔ اگرچہ یہ خیال کسی قدر تسلی بخش تھا کہ اب وہ آئندہ کو اُس کی ذمہ وار نہ تھی۔ اور یہ بھی تسلیم کرنے لگی کہ شاید اس تبدیلی سے اُسے کچھ فائدہ ہو اور وہ کسی قدر سدھر جائے۔

اب چونکہ فہمیدہ بیگم کے لئے تنہا رہنا مناسب نہ تھا۔ اس لئے یہ فیصلہ ہوا کہ موجودہ گھر کو چھوڑ کر امیر علی کے گھر کے پاس کوئی مکان لے لیا جائے۔ جو کہ بورڈنگ ہاؤس سے بھی قریب ہو۔ اور احمد شاہ کو ماں کے ساتھ زیادہ رہنے کا موقعہ ملے۔ جب یہ سب کچھ ہو رہا تھا۔ مہینے کے دن جلدی جلدی گذر گئے۔ اور وہ وقت قریب آ گیا کہ نوجوان علانیہ اُس دین کو قبول کریں جس کی سچائی کے وہ معتقد اور قائل ہو گئے تھے۔

تلاوتِ اعمال

واسطے بشارتی مہم

نمبر ۱ اعمال ۱:۱ سے ۵ آیت تک۔ ”یروشلم سے باہر نہ جاؤ“۔

آیت ۱ تھیوفلس۔ اس شخص کی بابت بہت کم معلوم ہے۔ غیر قوموں میں سے مسیحی ہوا تھا۔ لوقا ۱: ۳ میں معزز کہا گیا ہے۔ غالباً اونچے رتبہ کا آدمی تھا۔ اس نام کے معنے ہیں ”خدا کا پیارا“۔ کیا تم اپنے آپ کو مسیح میں خدا کا پیارا جانتے ہو؟ کیا تم ہر انسان کو خواہ کیسا ہی بگڑ کیوں نہ گیا ہو۔ خدا کا پیارا جان کر مسیح کے ذریعہ سے خدا سے ملانے کی کوشش کرتے ہو۔

پہلا رسالہ { پڑھو ۱:۱ سے ۴ تک ”یسوع کرتا اور سکھاتا رہا“۔ کیا تم بھی خدا کے واسطے کچھ کرتے اور سکھاتے ہو۔ یسوع کے کام اور تعلیم میں موافقت تھی۔ کیا ہم جیسی تعلیم دیتے ویسے ہی کام کرتے۔

آیت ۲۔ ”رسول چنے ہوئے تھے“۔ کیا تم بھی خاص خاص روحانی خدمت کے لئے چنے ہوئے ہو۔ خاصکر روحوں کو بچانے کے لئے۔

آیت ۳۔ ”اُس نے ۔ ۔ ۔ آپ کو ان پر زندہ ظاہر کیا“۔ ہم مسیح کی لاش یا قبر پر ایمان نہیں رکھتے۔ خدا نے کلیسیا کو زندہ اور جلالی مسیح دیا۔ پڑھو افسی ۱: ۲۰ سے ۲۳ تک

کیا تم اپنی زندگی میں مسیح کا زندہ ظہور محسوس کرتے ہو۔ چالیس دن تک اس کے [illegible] دل گویا کہ [illegible] پڑھو [illegible]





ہے سے ۸ تک۔

خدا کی بشارت کی باتیں۔ یہی ان چالیس دن کی تعلیم کا خاص مضمون معلوم ہوتا ہے۔

آیت ۴ "یروشلم سے باہر نہ جاؤ"۔ پڑھو لوقا ۲۴: ۴۹

(۱) یہ مسیح کا حکم تھا۔ کیا اب بھی مسیح ہم کو یہ حکم دیتا ہے۔

(۲) یہ حکم اُن سے مل کر یا اُن کے ساتھ کھانا کھا کر دیا۔ (دیکھو حاشیہ) یعنے رفاقت اور محبت کا حکم۔

(۳) اس حکم کا مقصد۔ باپ کے وعدے کا پورا ہونا۔ جو پہلے یوئیل نبی کی معرفت دیا گیا تھا۔ پڑھو یوئیل ۲: ۲۸ سے ۳۲ تک۔ اعمال ۲: ۱۷ سے ۲۱ تک (۴) مسیح نے پیشتر اس کا ذکر کیا پڑھو یوحنا ۱۴: ۱۶ (۵) یروشلم میں اس وعدے کے منتظر رہو۔ کیا ہم کبھی انتظار کرتے ہیں (۶) یروشلم سے باہر جانے کا خطرہ۔ پڑھو ۱ سلاطین ۲: ۳۶ سے ۴۶ تک۔ کیا مسیح کا حکم سلیمان کے حکم سے الگ ہے

آیت ۵ "روح القدس سے بپتسمہ پاؤ گے"۔ یونانی کے مطابق روح القدس میں غوطہ پاؤ گے روح القدس والی زندگی ندیوں والی زندگی ہو پڑھو یوحنا ۷: ۳۸۔

جب تم آپ روح القدس میں نہیں ڈوب جاؤ گے تو تم میں سے ندیاں کیونکر جاری ہونگی۔

مسیح روح القدس سے بپتسمہ دینے والا ہے۔ پڑھو متی ۳: ۱۱ مرقس ۱: ۸ لوقا ۳: ۱۶ یوحنا ۱: ۳۳۔

چند سوالات

ہر روز کی تلاوت کے آخر میں اپنے گھٹنوں پر ہو کر ان سوالات کا جواب دو۔

سوال نمبر ۱۔ آج کی تلاوت سے مسیح کی پہچان میں میں نے کون سی خاص بات سیکھی۔

سوال نمبر ۲۔ آج کی تلاوت میں میں نے کون سا خاص وعدہ پایا۔ جسے میں اپنا بنا لوں۔

سوال نمبر ۳۔ آج کی تلاوت سے مجھ کو کس خاص بات کے لئے خدا کی حمد۔ تعریف اور شکر گزاری کرنے کی ہدایت ہوتی ہے۔

سوال نمبر ۴۔ آج کی تلاوت سے میرا کونسا خاص گناہ کمزوری۔ غفلت یا غلطی ظاہر ہوتی ہے۔ جس کا میں اقرار کروں۔ معافی مانگوں۔ اور صفائی کے لئے فضل اور طاقت کی درخواست کروں۔

سوال نمبر ۵۔ آج کی تلاوت سے مجھ کو کونسی سفارشی دعا کی ہدایت ہوتی ہے۔

سوال نمبر ۶۔ آج کی تلاوت سے مجھ کو مسیح کونسا خاص کام کرنے کا حکم دیتا ہے۔

سوال نمبر ۷۔ آج کی تلاوت سے مجھ کو کون سا خاص پیغام ملتا ہے۔ جسے میں دوسروں کو سناؤں۔

سوال نمبر ۸۔ آج کی تلاوت سے مجھے کونسا خاص نمونہ ملا جس کی پیروی کروں۔

راقم بی۔ بی۔ ر۔ اے۔

سہارنپور کنونشن

اپریل ۱۹ بدھ کی صبح سے اپریل ۲۳ پیر شام تک۔ میں اپنی عیدگاہ پر کنونشن ہوگا اور بیچ پڑاؤ کے لئے جگہ ٹھہر ہوگا۔

مقاصد گناہ کی معافی۔ خداوند کی رفاقت روحانی خوشی۔ روح کا انعام معمور زندگی۔ مسیحی یگانگت۔ طرح طرح کی روحانی اور بشارتی خدمت اس میلے کے مقاصد ہیں۔

وسائل حمد۔ دعا۔ کلام۔ مقدسوں کی رفاقت۔ آپس کی خدمت اور خداوند کے بندوں سے پیغام سننا مقاصد حاصل کرنے کے بہترین وسائل ہیں۔

دعا دعا کا کمرہ مسیحی میلے (کنونشن) کی کامیابی کا بھید ہے۔ دعا کا یہ کمرہ قدرت کا کمرہ ہے۔ پس دعا کے کمروں کا خاص انتظام رہیگا۔ میلے (کنونشن) کے لئے دعا کرتے رہئے اور دعا کے ساتھ تشریف لائیے۔

موقع میلے میں برکت پانے اور دوسروں کو برکت پہونچانے کے لئے بہت موقعے ہونگے۔ اس سال شخصی خدمت کا باقاعدہ انتظام ہوگا۔

پروگرام

صبح آٹھ بجے سے ۸½ بجے تک حمد و عبادت
۸ بجکر ۴۰ منٹ سے ۱۰ " تلاوت کلام
شام ۲ بجے سے ۳ بجے تک جزوی اجلاس
۳ " ۶ " نگر کیرتن
۵ " ۶ " انگریزی جلسہ
۸ " ۹½ " عبادت اور درس

خاص مضمون واسطے تلاوت کلام مسیحی روحانی زندگی۔

کھانا پینا

دستاورنٹ کے طریقے پر ہندوستانی

دوکانیں ہونگی۔ نرخ بازاری مگر اشیا عمدہ ہونگی۔ دال روٹی گوشت کے علاوہ چاول۔ کھچڑی۔ پلاؤ۔ زردہ وغیرہ بھی حاضر ہوگا۔ چائے کی دوکان پر مکھن روٹی بن بسکٹ وغیرہ اور کئی چیزیں مل سکینگی۔

رہائش

کل ایام کے لئے ہندوستانی طریقے پر چارپائی سمیت مرلوی ہر دلا چارپائی ہوا ری اور انگریزی طریقے پر جہاں سو میں جگہ بچھونے۔ بہتر روشنی وغیرہ سمجھ لیجئے۔ اگر آپ میلے کے اختتام سے پہلے چلے جائینگے تو بھی اتنا ہی لیا جائیگا۔ کیونکہ انتظام تو کل ایام ہی کے لئے کرنا پڑے گا۔

التماس!

ضرور تشریف لائیے۔ خاندان اور دوستوں کو بھی ہمراہ لائیے۔ پردیس میں ہر قسم کا آرام ملنا تو ممکن نہیں۔ تو بھی کوشش کی جائیگی کہ آپ آرام سے کھائیں پئیں اور رہیں۔

خط و کتابت

جملہ خط و کتابت سکرٹری سہارنپور کنونشن سہارنپور سے کیجئے۔

المشتہر

مس ای۔ موریس

سکرٹری سہارنپور

مسٹر ای سیمور امروہہ

(ضلع مراد آباد)

از قلم پادری غلام مسیح لودیانہ

ہمارے زمانہ میں بعض شہرت پسند اصحاب کا معمول بلکہ پیشہ بن گیا ہے۔ کہ وہ اپنی ناموری حاصل کرنے کے لئے مسیحیت اور اس کے متعلقات کی تکفیر و توہین و تکذیب پر کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اپنی چرب زبانی اور لسانی سے کام لے کر بے علموں میں اکثر عزت و ناموری پیدا کرتے رہتے ہیں۔ اس سے انہیں جس بات سے تسلی ہوتی ہے وہ یہ ہے۔ کہ وہ چند ایک نادانوں کو خوش اعتقاد بنا کر اپنی دوکان چلا لیا کرتے ہیں۔ مگر میں بتایا چاہتا ہوں کہ مسیحیت کے مخالفین جس حقیقت کی مخالفت کر کے ناموری پیدا کرنے کی کوشش میں رہتے ہیں۔ وہ کیا شئے ہے؟ کب سے ہے اس کی ہستی کی کیا شہادتیں ہیں تجارت میں اس کا کیسا درجہ ہے۔ دوستوں پر اس کا کیا اثر ہے۔ دشمنوں پر اس کی کیا تاثیر ہے۔ انسانی علم و معلومات۔ اور ایجادوں سے اس کا کیا رشتہ ہے۔ تہذیب و شائستگی سے کیا تعلق ہے۔ اس حقیقت کو بائیبل کہتے ہیں۔ اور یہی میرے لکچر یا خطبہ کا مضمون ہے۔

مسیحی کتاب یا بائیبل

اکثر اصحاب ہم سے سنجیدگی سے دریافت کرنے کو تیار ہونگے۔ کہ مسیحیت کی حقانیت کے کیا ثبوت ہیں؟ جس کی صداقت کی تحقیق کہاں سے شروع کریں؟ ان دونوں سوالوں کا مختصر جواب یہ ہے کہ مسیحیت کی صداقت کا ثبوت [illegible] ہے۔ اور سب سے پہلے بائبل

کو باہر سے دیکھو۔

بائیبل کا عام طور سے اور انجیل کا خاص طور سے مسیحیت سے علاقہ ہے۔ اس کی جگہ اور اس کی شہرت اس جگہ پر کہاں سے آئی

تمام دنیا میں

۱۔ انجیل کی اشاعت لاثانی ہے۔ کسی کتاب کسی اخبار کی اتنی اشاعت نہیں ہے۔

۲۔ اس کی مانگ اور طلب لاثانی ہے۔ ہر ایک زبان میں ہر ایک قوم میں۔ ہر ایک ملک میں ہر ایک شہر میں اس کو مانگنے والے موجود ہیں۔ کہتر سے بہتر تک۔

۳۔ اس کی تلاوت لاثانی ہے۔ دوست و دشمن اسے شوق سے پڑھ رہے ہیں۔ بار بار پڑھ رہے ہیں۔ زیادہ وقت صرف کر کے پڑھ رہے ہیں۔

۴۔ اس کی تلاوت کا اثر لاثانی ہے۔ دوست اس کی حمایت میں جان و مال قربان کر رہے ہیں۔ دشمن اس سے دشمنی کرنے میں جان و مال و وقت قربان کر رہے ہیں۔

۵۔ اس کی حمایت و مخالفت کے نتایج بھی لاثانی ہیں۔ موافقانہ اور مخالفانہ تحریرات کا اندازہ لگاؤ۔

مختلف مشنری سوسائٹیوں کو گنو

مختلف اقسام کے کاموں کا شمار کرو۔

مختلف ممالک و اقوام میں انجیلی بشارت کے پھیلنے کا شمار کرو۔

ہر ایک ملک میں انجیلی زبردست مخالفوں کی تولید پر سوچو۔

۶۔ پس مسیحیوں کی بائیبل نہ فقط دنیا کا بادشاہ بلکہ شہنشاہ ہے۔

کتب جغرافیہ۔ تاریخ۔ علوم۔ کیمیائی کتابیں



جیولوجی۔ کیمسٹری۔ سٹرانمی۔ سائکالوجی فلاسفی وغیرہ کے مقبول عام ہونے میں کسی گوشہ تہذیب گران علوم میں سے کسی علمی کتاب کی ہرگز وہ توقیر کبھی نہیں ہوئی اور نہ ہوگی۔

۷۔ اس کتاب کی مخالفت کرنی بھی لاثانی طور سے مشکل ہوئی ہے۔

لوگوں نے اپنے مذہب ترک کر کے اس کی مخالفت کی ہے۔

سرسید۔ دیانندجی۔ کی مثالیں

خدا کے منکر ہو ہو کر مخالفت کی ہے۔ ڈیوڈ ہیوم یورپ کے دہریے مسیح موعود نبی بن کر مخالفت کی ہے۔

بلکہ خدائی کے دعوے دار بن کر مخالفت کی ہے۔ مگر بنا کچھ نہیں ہے۔

۸۔ جن ممالک نے اسے قبول کیا اور جنہوں نے اُسے رد کیا اُن کی حالتوں کا لاثانی ہونا بھی اُس کے لاثانی ہونے پر دال ہے۔

یسوع مسیح

جو پیشتر ذکر کیا گیا تھا وہ مسیحی کتاب کا ذکر تھا اُس میں ہم نے مسیحی کتاب کی جگہ اور کی حیثیت کو دکھایا تھا۔ اسے کتابی دنیا کا شہنشاہ ثابت کیا تھا۔ کتاب کو کھولنے کے بغیر ثابت کیا تھا۔ مگر اب ہم مسیحی کتاب کو کھول بیٹھے ہیں اور سوال کرتے ہیں کہ اس میں کیا لکھا ہے؟

اس سوال کا جواب سینکڑوں طریقوں سے دیا جا سکتا ہے۔ ہمارے درمیان بہت ہونگے جو اپنے اپنے طور سے اپنے خیال کے مطابق جواب دے سکتے ہونگے۔ مگر میں صرف ایک جواب دے کر اسی پر کفایت کرونگا اور وہ جواب اور نہیں۔ مگر صرف یہ ہے کہ مسیحی کتاب کا نام متن یسوع مسیح ہے۔ ویسے ہی مسیحی کتاب کا سب سے بڑا مضمون یسوع مسیح ہے۔ یسوع ناصری نے اپنی قلم سے اس میں کچھ نہیں لکھا ہے۔ نئے عہد نامہ کو لکھنے والے نو شخص ہیں۔ وہ مختلف درجوں کے ہیں۔ وہ مختلف لیاقتوں کے ہیں۔ وہ مختلف جگہوں کے ہیں۔ وہ مختلف وقتوں پر لکھنے والے ہیں۔ ہر ایک تصنیف میں یسوع ناصری اعلےٰ مضمون ہے۔ ہر ایک کا دعوےٰ ہے کہ اُس نے یسوع مسیح سے سیکھ کر کچھ لکھا ہے۔ ہر ایک کی تصنیف میں یسوع ناصری کی تصویر دوسروں سے مختلف صورت شکل کی ہے۔ ہر ایک کی تصویر دوسرے کی تصویر سے عجیب باہمی موافقت و مشاکلت رکھتی ہے۔ باوجود اختلاف و موافقت کے ہر ایک تصنیف میں یسوع ناصری کی شخصیت اور اُس کا مرتبہ یکساں ہے۔ اور اُنہوں نے اپنے اُستاد کو لاثانی اُستاد دکھایا ہے۔ جس نے کسی سے کچھ نہ سیکھا تھا۔ تو بھی اُنہوں نے اس میں علم حکمت دانائی اور معرفت کے خزانے دکھائے ہیں۔ اُس کے سکھانے کا طریقہ عجیب ولاثانی ظاہر کیا ہے۔ وہ بے علموں کو ایسے عجیب طور سے اپنی باتیں سکھا سکتا تھا کہ اہل علم حیران ہوتے تھے۔ اُس کی کتاب جس سے وہ سبق دیا کرتا تھا قدرتی کتاب تھی۔ پرانا عہدنامہ تھا۔ انسانیت تھی اور وہ خود تھا۔ غرضیکہ وہ ہمہ دان اُستاد ظاہر کیا گیا ہے۔ جس سے کوئی شے پوشیدہ نہ تھی۔ نئے عہدنامہ کے مصنف یسوع ناصری کی تعلیم کو لاثانی ظاہر کرتے ہیں۔ اُس کی تعلیم پر غور کرو۔ نئے عہدنامہ کے مصنف یسوع ناصری کے کیرکٹر کو بیمثال دکھاتے ہیں۔ نئے عہدنامہ کے مصنف یسوع ناصری کے اثر کو جو اس کے دوستوں اور دشمنوں پر ہوا لاثانی ظاہر کرتے ہیں۔ نئے عہدنامہ کے مصنف یسوع ناصری کے انجام کو لاثانی دکھاتے ہیں۔ نئے عہدنامہ کے مصنف یسوع ناصری کو مظہر اللہ ظاہر کرتے ہیں۔

پس مسیحیت سے علاقہ رکھنے والی دوسری حقیقت یسوع ناصری ہے۔ جو اپنی شخصیت کے اعتبار سے انسانیت کا بادشاہ بلکہ شہنشاہ ہے۔ وہ بنی آدم میں لاثانی ہے

دنیا کی بے ثباتی

اس چند روزہ ہستی کے چمنستان میں یہ فانی انسان ایک عندلیب پرشوق کی مانند طرح طرح کی حرص و ہوا کے دلفریب گلہائے نودمیدہ پر وارفتہ ہوا رہتا ہے۔ اور اپنی طبعی جذبات اور ولولوں کی دولت کے غرور میں اس گرم بازاری کی خرید و فروخت میں کچھ عرصہ کیلئے مستغرق ہو جاتا ہے کہ ایک روز اصلی چشم حقیقت شناس اس طرح کھلجاتی ہے کہ وہ ایک ٹھنڈی سانس بھر کر یہ کلمہ منہ پر لاتا ہے ؎

اس گلشن ہستی میں عجب دید ہے لیکن۔
جب آنکھ کھلے گل کی تو موسم ہو خزاں کا

اور معاً وہ محسوس کرتا ہے کہ جس طرح باد خزاں کے دست تطاول سے کسی برگ و گل کو پناہ نہیں اور بلبل زار کو رنج و مفارقت کے سوا کوئی چارہ نہیں اسی طرح اس ناتواں کے مرغ روح کو بھی ایک روز دست قضا قفس عنصری سے نکال کر اڑا دیگا۔ یہ دم گیا نہ جیا پیگا اور دیکھنے والے عزیز و اقارب کے دلوں پر بس ایک نقش نہ وہ حسرت باقی رہجائیگا پس اس دنیا کی بے ثباتی

کی تصویر جو ایک بلبل مضطرب کی زبان حال سے کھینچی ہے
وہ ذیل کے آئینہ نظم سے کھل رہی ہے۔

گوش گل تک نہ رسا ہونگے یہ نالے بلبل
آ مری آہ سے پہلے تو ہلا دے بلبل

شوق گل میں یہ تڑپ ہائے یہ نالے میں
کانٹے پاؤں میں ترے سینہ میں چھالے بلبل

اب بہار آئی ہے پر بال بچھا دے بلبل
آشیاں پاس کسی گل کے بنا لے بلبل

ذوق غنچہ کی گرمی میں یہ نالے بلبل
گوش گل میں جو نکل آئے ہیں چھالے بلبل

گل نیا کھولے یہی کہتا ہے تجھ کو بلبل
مل کے دل کھول کے حسرت کو مٹا لے بلبل

گل نہ ٹھہرینگے خزاں آئی بکھر جائینگے
دامن پر سے کوئی در کو بچا لے بلبل

قبر گل پر تو خوب آنسو بہا لے بلبل
اک کنی شبنم الماس کی کھا لے بلبل

خار حسرت نہ چبھیں تا کہ ترے چھالوں میں
پنکھڑیاں گل کی تہ قبر بچھا لے بلبل

دیکھا اس جہاں میں بند ہے تو کیا بھولی ہے
شوق گل چھوڑ ذرا پر کو بچا لے بلبل

پر نکلے تھے ابھی اڑ سکے نہ دیکھا تھا چمن
آہ تو بے کسی صیاد کے پالے بلبل

سال کر بستر غنچے کو مت اڑا بھی
تجھے حسرت دیدار ستا لے بلبل

بے رنگ برگ خزاں سرخ تھیں تجھکو جو ہے
تو جو وقت کا رنگ گل میں اٹھا لے بلبل

دل ہوا دیکھ مرا گل کی طرح خوں تیری
چھوڑ رخصت ہوا جب سب گل والا بلبل

راقم:- جی۔ اے۔ ایس۔ صغیراجی
سیالکوٹ

بیرنگ ہائی سکول بٹالہ

ضلع گورداسپور (پنجاب)

یہ سکول عرصہ دراز سے مسیحی لڑکوں کی دینی اور دنیاوی تعلیم کے لئے ایک اعلیٰ پیمانہ پر جاری ہے اور تقریباً ایک میل شہر سے باہر ایک پر فضا اور صحت افزا مقام پر واقعہ ہے۔ اسکے متعلق وسیع اور ہوادار بورڈنگ ہاؤس۔ خوشنما اور فراخ کھیل کا میدان۔ لڑکوں کے غسل کے لئے ایک خوش وضع حوض۔ عبادت کے لئے گرجا گھر اور جماعتوں کے لئے موزوں اور کافی کمرے ہیں۔ مزید براں سکول کے ماسٹر صاحبان بڑے لائق اور اعلےٰ تعلیم یافتہ ہیں۔ سکول ہذا میں ماہ مارچ اختتام پر چند مسیحی لڑکوں کے داخل ہونے کی گنجائش ہے۔ لہذا مطلع کیا جاتا ہے کہ داخل ہونے والے طلبا پتہ ذیل پر درخواستیں بھیجیں۔

المشتہر

پرنسپل بیرنگ ہائی سکول۔ بٹالہ
ضلع گورداسپور

اشتہار

اشتہار دیا جاتا ہے کہ لودیانہ پریسبٹری کا آئندہ جلسہ لودیانہ میں بتاریخ ۵ اپریل بروز بدھ بوقت ۱۱ بجے صبح منعقد ہوگا۔

پی سی اپل سٹیٹڈ کلارک
لودیانہ پریسبٹری
انبالہ چھاؤنی۔

وقت پر صلاح

جو دوست ہوتے ہیں وہ خطرہ سے بچنے کے لئے وقت سے پہلے نیک صلاح دیتے ہیں ڈاکٹر ایس کے برمن کی یہ صلاح کہ موسم گرما آگیا ہے اس موسم میں کھانے پینے کے باعث ہیضہ ہونیکا خوف رہتا ہے اس سے بچنے کیلئے پہلے ہی ایک شیشی اصلی عرق کافور منگوا کر اپنے گھر میں ڈال رکھیں جس سے اپنی یا اپنے پڑوسیونکی وقت پر حفاظت کر سکیں یہ اصلی عرق کافور عرصہ اکتیس سال سے تمام ہندوستان میں جاری ہے یہ عرق گرمی کے وقت پیٹ کے درد متلی کے لئے اکسیر کا حکم رکھتا ہے قیمت ایک شیشی ۸/ محصولڈاک ایک سے ۲ شیشی تک ۵/ ۳ شیشی تک ۶/ ادویات ہر جگہ دوکانداروں سے ملیں گی ورنہ کارخانہ سے طلب فرمائیے۔

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ تاراچند دت اسٹریٹ کلکتہ

کرسچن بوائز بورڈنگ ہائی سکول لودیانہ

قائم شدہ ۱۸۹۵ء

تسلی بخش انتظام و کھانا عمدہ

حرفتی کام خاص خیال۔ یہ بورڈنگ عیسائی لڑکوں کی دینی اور دنیوی تعلیم کیلئے مدت سے جاری ہے پوشن بورڈ نے اب ان کی تعلیم کو اعلیٰ اور کامل بنانیکی غرض سے یکم اپریل ۱۹۱۶ء سے حصہ اور پرائمری کی ہا جماعتیں [illegible] لیڈی صاحبہ کی نگرانی کر دی ہیں جس سے چھوٹے بچوں کی تعلیم و تربیت کا انتظام نہایت تسلی بخش ہوگیا ہے [illegible] اگر کوئی [illegible] ہوں [illegible] کتب وغیرہ کا [illegible] کارخانہ متعلقہ سکول ہذا میں [illegible] کا فرنیچر [illegible] وغیرہ عمدہ اور قیمت پر تیار ہوتا ہے۔ علاوہ [illegible] سامان وغیرہ بھی تیار ہوتے ہیں [illegible] مزید حالات بذریعہ خط وکتابت پرنسپل صاحب سکول ہذا سے دریافت ہو سکتے ہیں۔

پادری سی ای ایم ویرمن صاحب ڈی ڈی ایڈیٹر و منیجر نورافشاں کے لئے مشن پریس لودیانہ میں باہتمام وائلی باور چھپا۔